ازعدالت عظمیٰ

1-اپریل-1954

ہیم سنگھ و دیگر

بنام

ہرنام سنگھ و دیگر۔

بی کے مکھر جیا۔ ویوین بوس، غلام حسن اور وینکتا راما آئیر جسٹس صاحبان

رواج۔ اپنانا۔ گاؤں گیلانوالی ضلع گرداس پور (پنجاب) کے گل جاٹس۔ 8ویں ڈگری کے یک جدی کو اپنانا۔ جوازیت

مانا گیا کہ ضلع گرداس پور (پنجاب) کے روایتی قانون کے تحت جو گاؤں گیلانوالی کے گل جاٹوں پر لاگو ہوتا ہے، آٹھویں ڈگری کے یک جدی کو اپنانا غلط نہیں ہے۔

ضلع گرداس پور کے روایتی قانون کے سوال 9 کا جواب کہ "صرف قریب یک جدی کو اپنانے" کو تسلیم شدہ جانا چاہیے، لازمی نہیں بلکہ دستورالعمل ہے۔

پنجاب میں روایتی قانون کے تحت، گود لینا ایک کردار میں سیکولر ہے، جس کا مقصد وارث کا تقرر کرنا اور تقریبات سے متعلق قواعد اور: انتخاب میں ترجیحات کو ہدایت نامہ ہونا چاہیے اور ان کو نظر انداز کرتے ہوئے گود لینا درست نہیں ہیں۔

جیون سنگھ و دیگر بنام پال سنگھ و دیگر (22 PR 1913 P 84 پر) سنت سنگھ بنام ملا او دیگراں ((44-PR-1913P173 پر۔ چرن سنگھ بنام بوٹا سنگھ اور دیگران (AIR-1935Lah-83), جوالا بنام دیوان سنگھ (237IC166) اور بسنت سنگھ اور دیگراں بنام برج راج سرن سنگھ (ILR57 ALL-494)) حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 124 بابت 1951

لاہور کی عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے سول ریگولر سیکنڈ اپیل نمبر 450 میں 12 جولائی 1944 کے فیصلے اور حکم سے 30 اکتوبر 1945 کو عزت مآب کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، ضلع جج، گرداس پور کی عدالت کے 14 جنوری 1942 کے فیصلے اور حکم کے خلاف، اپیل نمبر 91 بابت 1941 میں، سینئر ماتحت جج، گرداس پور کی عدالت کے 31 جولائی 1941 کے فیصلے او حکم سے پیدا ہونے والے، سوٹ نمبر 80 بابت 1940 میں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزاروں کی طرف سے جی ایس ووہرا اور ہربنس سنگھ۔

جواب دہندگان کی طرف سے اچروام (جے بی دادا چنجی اور آراین سچتھے، بشمول)۔

یکم اپریل 1954 ۔عدالت کا فیصلہ غلام حسن جج کی طرف سے سنایا گیا تھا۔ یہ خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل ہے جو پریوی کی طرف سے 12 جولائی 1944 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف لاہور میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کی طرف سے دوسری اپیل میں منظور کی گئی تھی جس میں ٹرائل عدالت اور ڈسٹرکٹ جج، گرداس پور کی عدالت کی طرف سے بیک وقت اپیل گزاروں کے مقدمے کو مسترد کرنے کی تصدیق کی گئی تھی۔

دونوں اپیل کنندگان تسلیم شدہ طور پر مدعا علیہ ہرنم سنگھ کے پہلے کزن ہیں، اور ان کا تعلق گاؤں گیلانوالی، تحصیل بٹالہ، ضلع گرداس پور سے ہے۔ گرمیج سنگھ، مدعا علیہ نمبر 2، آٹھویں ڈگری میں ہرنم سنگھ کا یک جدی دار ہے۔ اپیل گزاروں نے اس اعلامیے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ ہرنم سنگھ کے ذریعے 30 جولائی 1940 کو گرمیج سنگھ کو گود لینے کا دستاویز غلط تھا اور ہرنم سنگھ کی موت کے بعد اپیل گزاروں کے حق واپسی کو متاثر نہیں کر سکتا تھا۔ اپیل کنندہ کا مقدمہ یہ تھا کہ ضلع گرداس پور کے روایتی قانون کے تحت جو گاؤں گیلانوالی کے گل جاٹوں پر لاگو ہوتا ہے، ہرنم سنگھ صرف "قریب یک جدی" کو اپنا سکتا تھا اور گرمیج سنگھ دور یک جدی ہونے کی وجہ سے اس کا گود لینا غلط تھا۔ دفاع مدعیوں کے دعوے کا انکار تھا۔ اپیل پر ٹرائل جج اور ڈسٹرکٹ جج دونوں نے فیصلہ دیا کہ گود لینے کی حقیقت اور جوازیت مکمل طور پر قائم ہے۔ دوسری اپیل میں ٹریور ہیریز چیف جسٹس اور جسٹس مہاجن (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے فیصلہ دیا کہ ہرنم سنگھ کے دستاویز اور اس کے بعد کے طرز عمل کے مطابق گود لینے کی حقیقت کے کافی ثبوت موجود ہیں۔ ان کا مؤقف تھا کہ گود لینے کے رواج کے تحت جو کچھ بھی ضروری تھا وہ گود لینے والے باپ کی طرف سے متعلقہ لڑکے کو اپنے بیٹے کے طور پر گود لینے کے واضح ارادے کا بیان محاورہ تھا اور یہ ارادہ یہاں گود لینے کے دستاویز کے نفاذ اور اندراج کے ساتھ ساتھ گود لینے والے بیٹے کے طور پر عوامی اعلانات اور سلوک سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اپنانے کی قانونی جوازیت پر عدالت عالیہ نے پایا کہ سال 1913 کے ضلع گرداس پور کے ریواج عام کے سوال 9 کا جواب جس میں کہا گیا تھا کہ "صرف قریب یک جدی" کو اپنانا ہی لازمی نہیں تھا۔

عدالت عالیہ نے جسٹس ٹیک چند کے فیصلے کے نتیجے کی حمایت میں جولا بنام دیوان سنگھ اور بسنت سنگھ بمقابلہ برج راج سرن سنگھ (2) میں پریوی کونسل کے فیصلے پر انحصار کیا ۔

گود لینے کی حقیقت سے متعلق پہلا سوال ہمیں زیادہ دیر تک روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گود لینے کا دستاویز، نمائش ڈی۔1، بیان کرتا ہے کہ ہرنم سنگھ کو کوئی لڑکے کا مسئلہ نہیں تھا جو اس کی موت کے بعد اس کی کریا کرم کی تقریب انجام دے سکے، کہ گرمیج سنگھ کی پرورش اس کی بیوی نے اس وقت کی تھی جب وہ ایک بچہ تھا اور اس نے اسے مروجہ رواج کے مطابق گود لیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ گود لینے کے بعد سے وہ گرمیج سنگھ کو اپنا گود لیا ہوا بیٹا مانتے اور پکارتے رہے تھے۔ یہ حقیقت گاؤں میں مشہور تھی اور گود لینے والا بیٹے کے تمام حقوق سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے حق میں ایک رسمی دستاویز پر عمل درآمد کیا تھا تاکہ اس کے گود لینے کے بارے میں پیدا ہونے والے کسی بھی تنازعہ کو ختم کیا جا سکے۔ گود لینے والے بیٹے کے طور پر اس نے اسے اپنی تمام جائیداد کا مالک بنا دیا۔ ہم مطمئن ہیں کہ گود لینے کی حقیقت پر نتائج کو برقرار رکھنے کے لیے کافی ثبوت موجود ہیں۔

جس اہم سوال پر غور کیا جانا چاہیے وہ یہ ہے کہ کیا فریقین پر لاگو رواج عام کی قیود کے تحت، گرمیج سنگھ 8 ویں ڈگری میں ہرنم سنگھ کا

یک جدی دار ہونے کی وجہ سے اسے درست طریقے سے اپنایا جا سکتا ہے۔ زیر بحث رواج سوال 9 پر مبنی ہے اور اس کا جواب ضلع گرداس پور کے روایتی قانون میں ہے۔ وہ اس طرح ہیں:-

"سوال نمبر 9۔ کیا کوئی ایسا قاعدہ ہے جس کے ذریعے یہ ضروری ہو کہ اپنائے ہوئے شخص کا تعلق گود لینے والے شخص سے ہونا چاہیے؟ اگر ایسا ہے تو کن رشتہ داروں کو گود لیا جا سکتا ہے؟ کیا مخصوص رشتہ داروں کو کوئی ترجیح دکھانے کی ضرورت ہے؟ اگر ایسا ہے تو انہیں ترجیح کے لحاظ سے شمار کریں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اپنایا جانے والا بیٹا اور اس کا گود لینے والا باپ (1) ایک ہی ذات یا قبیلے کا؛ (2) ایک ہی کا ہونا چاہیے؟

جواب: صرف وہ قبائل جنہوں نے بیٹی کے بیٹے کو گود لینے کو تسلیم کیا وہ شکر گڑھ کے سید اور گورداس پور تحصیل کے ارائین ہیں۔ بٹالہ تحصیل کے برہمنوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے صرف وہی لوگ جو پیشے کے لحاظ سے کاشتکار نہیں ہیں اس طرح کے گود لینے کو تسلیم کرتے ہیں۔ گورداسپور تحصیل کے مسلم جاٹ اس نکتے پر کسی قرارداد پر نہیں پہنچ سکے۔ باقی قبائل صرف قریب یک جدی کو اپنانے کو تسلیم کرتے ہیں۔ انتخاب کا حق اپنانے والے شخص پر منحصر ہے۔ تاہم، گرداس پور تحصیل کے کھتری، برہمن اور بیڑی اور سوڈی کہتے ہیں کہ قریب ترین یک جدی کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور انتخاب ہمیشہ ان میں سے کیا جانا چاہیے۔

"

اپیل گزاروں کا دعوی ہے کہ "صرف قریب یک جدی" کے بیان محاورہ کو تیسری ڈگری تک یک جدی کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور یہ آٹھویں ڈگری میں ریموٹ یک جدی کے معاملے کا احاطہ نہیں کرتا ہے۔ یہ زور دیا جاتا ہے کہ گود لینے والے کے تعلقات کی ڈگری کے حوالے سے پابندی لازمی ہے اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ "قریب یک جدی" رواج کے ذریعہ بیان نہیں کیا گیا ہے۔ متعلقہ جواب جس پر ہم نے اوپر روشنی ڈالی ہے قریب یک جدی کے الفاظ کی قطعی اہمیت کے بارے میں کوئی اشارہ نہیں دیتا ہے۔ "ریواج میں رواج عام کی توہین میں درج ہے اور جو لوگ اس طرح کا رواج قائم کرتے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہیں انہیں اسے واضح اور غیر واضح زبان سے ثابت کرنا چاہیے۔ زبان اس مقابلہ پر مبہم ہے اور ہم بیان محاورہ کو صرف ایک خاص حد تک باہمی تعلقات کی نشاندہی کرنے کے لیے محدود کرنے کا کوئی یک جدی نہیں دیکھ سکتے ہیں اور اس سے آگے نہیں۔ ہماری یہ بھی رائے ہے کہ استعمال شدہ زبان رواج بیان کرنے والوں کی طرف سے خواہش کے اظہار سے زیادہ نہیں ہے اور یہ لازمی نہیں ہے۔ اگر ارادہ اسے ایک لازمی قوت دینا ہوتا تو رواج عام مبہم الفاظ کے استعمال سے گریز کرتا جو متضاد تشریح کے لیے حساس ہوتے۔ یہ توضیعات کہ انتخاب کا حق اپنانے والے شخص کے پاس ہے، تعلقات کی ڈگری پر عائد حد کی لازمی نوعیت سے بھی ہٹ جاتی ہے۔ اگرچہ اس رواج کو اپنانے کو جو "صرف قریب کت جدی کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جاٹوں کی برادری نے تسلیم کیا تھا، لیکن انتخاب کا حق اپنانے والے کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ اپنانے والے کو صوابدیدی دینے کا کوئی مطلب نہیں ہے اگر اسے یک جدی کے درمیان انتخاب کے حق کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہم جواب میں کسی خاص یک جدی کو اپنانے والے کے انتخاب پر پابندی کو پڑھنے سے قاصر ہیں چاہے وہ ڈگری کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

سر ڈبلیو ایچ راٹیگن نے "ڈائجسٹ آف کسٹمری لا ان دی پنجاب" میں اپنے قیمتی تحریر کے عنوان میں پیراگراف 35 میں کہا ہے کہ "پنجاب کے وسطی اور مشرقی حصوں میں بغیر بیٹے کے زمین کا مالک اپنے رشتہ داروں میں سے کسی ایک کو اپنے جانشین کے طور پر مقرر کر سکتا ہے" اور پیراگراف 36 میں کہا گیا ہے کہ "مقرر کیے جانے والے شخص کی عمر یا تعلقات کی ڈگری کے حوالے سے کوئی پابندی نہیں ہے"۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ پنجاب میں رائج روایتی گود لینے کا بنیادی خیال گود لینے والے کے وارث کی تقرری ہے جس کا مقصد اسے اپنے زرعی کاموں اور خاندانی معاملات میں جوڑنا ہے۔ اس کا مقصد ایک رشتہ دار کو سیکولر نقطہ نظر سے ذاتی فائدہ دینا ہے جو کہ ہندو قانون کے تحت گود لینے کے برعکس ہے جہاں گود لینے والے کے ذہن میں بنیادی غور اگر کوئی مرد روحانی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور اگر کوئی عورت ہے تو اس طرح کا فائدہ اپنے شوہر کو دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کسی بھی تقریب پر کوئی زور نہیں دیا جاتا ہے اور انتخاب کے معاملے میں اپنانے والے کو عظیم عرض البلد کی اجازت ہے۔

ملا ہندو قانون پر اپنے مشہور تحریر میں کہتے ہیں: "اسی طرح یہ بھی مانا گیا ہے کہ وہ تحریریں جو اکلوتے بیٹے کو گود لینے سے منع کرتی ہیں، اور جو کسی اجنبی کو ترجیح دیتے ہوئے کسی رشتے دار کو گود لینے کا حکم دیتی ہیں، وہ صرف ڈائریکٹری ہیں۔ لہذا، اکلوتے بیٹے، یا کسی رشتے دار کو ترجیح دیتے ہوئے کسی اجنبی کو گود لینا، اگر تکمیل ہو جائے تو، غلط نہیں ہے۔ مذکورہ بالا جیسے معاملات میں، جہاں نصوص محض ڈائرکٹری ہیں، فیکٹم ویلٹ کا اصول لاگو ہوتا ہے، اور کیا گیا عمل درست اور پابند ہے۔" (صفحہ 541)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ رواج عام میں اعلامیے کو مختلف طریقے سے کیوں پیش کیا جائے اور جواب کے متن کو ڈائرکٹری میں نہیں لیا جانا چاہیے۔ تاہم پر میپٹری جوابات میں استعمال ہونے والی زبان ہو سکتی ہے۔ رواج کے بیان کاروں کے مطابق، ان کے اعلامیے کا بنیادی مقصد جو کسی کے رشتہ داروں کو عارضی فائدہ دینا ہے، اسے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔

ہمارے سامنے متعدد مقدمات کا حوالہ دیا گیا ہے تاکہ یہ ظاہر کیا جا سکے کہ رواج کو ریکارڈ کرنے میں استعمال ہونے والی زبان غیر معمولی نوعیت کی تھی اور اس کے باوجود عدالتوں نے فیصلہ دیا ہے کہ اعلانات محض ہدایتی تھے اور ان اعلانات کی عدم تعمیل رواج کو کالعدم نہیں کرتی۔

جیون سنگھ و دیگر بنام پال سنگھ و دیگر میں شاہ دین اور بیدون جسٹس صاحبان نے فیصلہ دیا کہ موز بنگالی، تحصیل امرتسر کے رندھاوا جاٹوں میں رواج کے بطابق 9 ویں درجے میں 16 سال کی عمر میں یک جدی کی رجسٹرڈ ڈیڈ کے ذریعے گود لینا قریبی یک جدی کی موجودگی میں درست ہے" گود لینے پر اس بنیاد پر اعتراض کیا گیا کہ گود لینے والا ایک دور دراز یک جدی دار تھا اور یہ کہ گود لینے کے وقت اس کی عمر بارہ سال سے کم نہیں تھی جیسا کہ رواج عام میں ضرورت ہے۔ قابل ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ عمر کے حوالے سے توضیعات سفارش پر مبنی تھے نہ کہ لازمی نوعیت کے تھے۔

سانت سنگھ بنام ملا و دیگراں (2) میں رابوٹسن اور بیدون جسٹس صاحبان نے فیصلہ دیا کہ پیجاب میں جاٹوں اور کنڈرڈ قبیلوں میں عمومی خیال نہیں ہے کہ عالمی رواج یہ ہے کہ آدمی اپنے آباء و اجداد کی اولاد میں سے وارث مقرر کر سکتا ہے اور ضروری نہیں کہ اسے قریبی یک جدی مقرر کرے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں دور کی یک جدی کو قریبی یک جدی پر ترجیح دی جاتی ہے۔ فاضل ججوں نے رائے ظاہر کی کہ جو فقرہ قریبی یک جدی میں نقات موزوں مشورہ کے لئے مقرر کی گئی ہے وہ مشورے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

چنان سنگھ بنام بوٹا سنگھ اور دیگراں (3)، ضلع جالندر کے ایک معاملے میں، سوال و جواب مندرجہ ذیل تھے

:"سوال۔ نمبر 71: کیا ایک درست گود لینے کے لیے کوئی رسمی کارروائیاں ضروری ہیں، اگر ایسا ہے تو ان کی وضاحت کریں۔ واضح طور پر بتائیں کہ آیا کسی بھی روایتی تقریب کو ترک کرنے سے گود لینے کو نقصان پہنچے گا؟

A ۔۔ گود لینے کا لب لباب یہ ہے کہ گود لینے کی حقیقت کا اعلان بھائی چارے یا گاؤں کے دیگر باشندوں کے سامنے کیا جائے۔ عام رواج یہ ہے کہ برادری اکٹھا ہوتے ہے اور گود لینے والا ان کی موجودگی میں گود لینے کی حقیقت کا اعلان کرتا ہے۔ مٹھائیاں تقسیم کی جاتی ہیں اور گود لینے کا دستاویز بھی تیار کیا جاتا ہے۔ اگر ان رسمی کارروائیوں کا مشاہدہ نہیں کیا جاتا ہے تو گود لینے کو درست نہیں سمجھا جاتا ہے۔"

گود لینے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ بھائی چارے کا کوئی اجتماع نہیں ہوا تھا۔ فاصل ججوں (ایڈیسن اور بیکٹ۔ جج

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صاحبان) کا مؤقف تھا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس وقت بھائی چارے کا اجتماع ہوا تھا یا نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گود لینے والے نے عدالت میں بیان دیا تھا جس میں زیر بحث تقرری یا گود لینے کو تسلیم کیا گیا تھا۔ اگلے دن اس نے لڑکے کی شادی کو اپنے بیٹے کے طور پر منایا، اور اس کے بعد اس نے اس کی تعلیم کی دیکھ بھال کی اور اسے خود کو اپنا مقرر کردہ گود لیا ہوا بیٹا جیسا وارث کے طور پر بیان کرنے کی اجازت دی، اور لڑکا اس کے ساتھ اس کے بیٹے کے طور پر رہا۔ فاضل ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مختلف روایتی قوانین میں سوالات کے جوابات میں دی گئی تفصیلات لازمی طور پر ضروری نہیں تھیں بلکہ محض اشارہ ہو سکتی ہیں۔

جووالا بنام دیوان سنگھ (1) ٹیک چند جسٹس میں کہا گیا ہے کہ "موزہ حسین پور، تحصیل نکودر، ضلع جالندور کے جاٹوں کے درمیان چوتھی ڈگری میں یک جدی کو اپنانا درست ہے حالانکہ قریب ترین یک جدی زندہ ہیں۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ریواج عام میں ان افراد کے بارے میں اندراج جو گود لیے جاسکتے ہیں محض اشارہ ہے"۔

دہلی میں بسنت سنگھ اور دیگراں بنام برج راج سرن سنگھ (2) میں رپورٹ کیے گئے ایک معاملے میں پریوی کونسل نے فیصلہ دیا کہ "ریواج عام میں ایک ہی گوترا کے افراد کو گود لینے کی پابندی تجویز کردہ ہے اور ایک مختلف گوترا کے شخص کو اپنایا جاسکتا ہے

اپیل گزاروں کے کونسل نے صاف طور پر تسلیم کیا کہ وہ ایسے کسی معاملے کا حوالہ نہیں دے سکتے جہاں روایتی گود لینے سے متعلق اعلانات کو لازمی قرار دیا گیا ہو۔

کیا ریواج عام میں درج کوئی خاص قاعدہ لازمی ہے یا ہدایت کا انحصار اس بات پر ہونا چاہیے کہ رواج کی بنیادی خصوصیت کیا ہے۔ ہندو قانون کے تحت گود لینا بنیادی طور پر ایک مذہبی عمل ہے جس کا مقصد گود لینے والے کو روحانی فائدہ پہنچانا ہے اور اس لیے کچھ قوانین کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور ان کی تعمیل کو گود لینے کے جواز کی شرط سمجھا گیا ہے۔ دوسری طرف، پنجاب میں روایتی قانون کے تحت، گود لینا ایک کردار میں سیکولر ہے، جس کا مقصد وارث کا تقرر کرنا اور تقریبات سے متعلق قواعد اور: انتخاب میں ترجیحات کو ہدایت نامہ ہونا چاہیے اور ان کو نظر انداز کرتے ہوئے گود لینا درست نہیں ہیں۔
اپیل میں کوئی مواد نہیں ہے اور ہم اسے اخراجات کے ساتھ مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.04 13:13
I attest to the accuracy and integrity of this document